حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمہ اللہ کا مختصر سوانحی خاکہ

(ماہ وسال کے آئینے میں)

مولانا محمد فیاض خان سواتی
مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

[حضرت مولانا عبدالحمید سواتی، پاکستان کے معروف جلیل القدر علماء میں سے تھے، آپ امام اھل السنت، حضرت مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہم کے بڑے بھائی اور مشہور دینی ادارہ جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے بانی ومہتمم تھے کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد گذشتہ دنوں حضرت اپنے خالق حقیقی سے جاملے، حضرت سواتی صاحب رحمہ اللہ کی زندگی کے اہم واقعات کوان کے صاحبزادے، مولانا فیاض خان سواتی صاحب نے سنین وار، مرتب کیا ہے، وہ مضمون نذر قارئین ہے...............ادارہ]

زندگی کیسے کٹی کس کو خبر ہے حافظ
درد کی بات احباب سے کم کہتے ہیں

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان اختر رحمہ اللہ قوم: سواتی یوسف زئی پٹھان

☆ ۱۹۱۷ء بمطابق ۱۳۳۵ھ کے لگ بھگ بقول آپ کے چچا زمان خان رحمہ اللہ آپ کی ولادت چیڑاں ڈھکی، نزد کڑمنگ بالا ضلع مانسہرہ ہزارہ میں ہوئی۔

☆ ۱۹۲۰ء میں آپ کے حقیقی والد بختاور فقیر اللہ رحمہ اللہ نے چیچک کی بیماری سے انتقال فرمایا جو پنچی گجر برادری سے تعلق رکھتے تھے۔

☆ ۱۹۲۵ء میں آپ نے قرآن کریم ناظرہ اور عربی قاعدہ کی تعلیم اپنے پھوپھی زاد سید فتح علی شاہ رحمہ اللہ لمی والوں سے حاصل کی۔

☆ ۱۹۲۷ء میں آپ نے ابتدائی تعلیم مولانا حافظ غلام عیسیٰ رحمہ اللہ سے کھکھو میں حاصل کی۔

☆ ۱۹۲۹ء میں آپ نے اچھڑیاں کی جامع مسجد کے خطیب، ملا بدخشاں رحمہ اللہ سے تحفۃ النصائح فارسی پڑھی۔

☆ ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۸ء تک پاکستان کے مختلف علاقوں، ملک پور، کھکھو، گنڈہ، وڑالہ، سرگودھا، لاہور، ہری پور،

مانسہرہ، سیالکوٹ، خوشاب، جہان آباد، ملتان، گوجرانولہ وغیرہ میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔

☆ ۱۹۳۰ء میں آپ کے دادا گل احمد خانؒ کا تقریباً ۱۲۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا، اس وقت آپ مانسہرہ میں زیر تعلیم تھے۔

☆ ۱۹۳۱ء میں آپ کے والد نور احمد خانؒ کا تقریباً ایک سو سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

☆ ۱۹۳۲ء میں آپ کے چچا زمان خانؒ کا انتقال ہوا جو صیام (تھائی لینڈ) میں رہتا تھا۔

☆ ۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۵ء تک آپ مجلس احرار اسلام کے پرجوش رضا کار رہے۔

☆ ۱۹۳۶ء میں آپ نے لاہور میں مولانا محمد اسحٰق لاہوریؒ سے قرآن کریم کا آخری جزء پڑھا۔

☆ ۱۹۳۸ء کے اواخر میں آپ گوجرانوالہ کے مدرسہ انوار العلوم میں داخل ہوئے۔

☆ ۱۹۳۹ء میں گوجرانوالہ میں مولانا عبد القدیر کیمل پوریؒ سے علوم وفنون اور قرآن کریم کا آخری جزء پڑھا۔

☆ ۱۹۴۰ء میں آپ کو خواب میں سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی زیارت نصیب ہوئی۔

☆ ۱۹۴۰ء میں آپ نے حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ کی تھانہ بھون میں زیارت کی۔

☆ ۱۹۴۰ء میں آپ نے اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب مدظلہ کے ہمراہ دار العلوم دیوبند میں دورہ حدیث شریف کے لیے داخلہ لیا۔

☆ ۱۹۴۱ء میں آپ نے دار العلوم دیوبند سے دورہ حدیث شریف میں سند فراغت حاصل کی۔

☆ ۱۹۴۱ء میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے آپ کو تمام کتب اور فنون متداولہ کی اپنی ذاتی خصوصی سند بھی عطا فرمائی۔

☆ ۱۹۴۱ء میں آپ نے امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ سے ملاقات کی اور تقریر بھی سنی۔

☆ ۱۹۴۲ء میں آپ کھیالی ضلع گوجرانوالہ میں کئی سال امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

☆ ۱۹۴۲ء سے ۱۹۶۲ء تک ہر سال کم از کم چھ سات مرتبہ آپ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔

☆ ۱۹۴۴ء میں آپ نے دار المبلغین لکھنؤ میں داخلہ لیا اور امام اہل سنۃ حضرت مولانا عبد الشکور لکھنویؒ سے قرآن کریم کی تفسیر، تقابل ادیان، فن مناظرہ اور افتاء میں سند فراغت حاصل کی۔

☆ ۱۹۴۴ء میں آپ نے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

☆ ۱۹۴۴ء میں آپ نے کوئٹہ، رائے بریلی اور کلکتہ کا طویل سفر کیا۔

☆ ۱۹۴۵ء میں آپ نے دار العلوم دیوبند کے لیے سفر کر کے بارہ دن وہاں قیام فرمایا۔

☆ ۱۹۴۵ء میں آپ کی چھوٹی بہن بی بی خانم نے لاہور میں انتقال فرمایا اور باغبانپورہ کے قبرستان میں دفن ہوئی۔

☆ ۱۹۴۶ء میں سیری ضلع ہزارہ اور مسیاڑی کوہ مری میں کچھ عرصہ اسکول ٹیچر اور امامت وخطابت فرماتے رہے۔

☆ ۱۹۴۷ء میں آپ نے نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد دکن میں داخلہ لیا۔

☆ ۱۹۴۸ء میں آپ کی بڑی والدہ رحمت نور نے تقریباً ۹۵/۹۶ سال کی عمر پا کر گکھڑ میں انتقال فرمایا اور وہیں دفن ہوئی۔

☆ ۱۹۵۱ء میں آپ نے نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد دکن سے فرسٹ پوزیشن میں گریجویشن کیا اور چاروں سال اپنی کلاس میں اوّل رہے۔ اور آپ کو حاضر باشی کا خصوصی سرٹیفکیٹ بھی عطا ہوا۔

☆ ۱۹۵۱ء میں تقریباً ایک سال چوک نیائیں گوجرانوالہ میں مطب کی پریکٹس کی۔

☆ ۱۹۵۱ء میں تقریباً آٹھ ماہ کرشنا نگر گوجرانوالہ کی مسجد میں خطابت بھی فرماتے رہے۔

☆ ۱۹۵۲ء میں آپ نے مدرسہ نصرۃ العلوم اور جامع مسجد نور کی بنیاد رکھی، مدرسہ کا اہتمام اور مسجد کی خطابت اور درس وتدریس کا آغاز فرمایا۔

☆ ۱۹۵۲ء سے اپنی وفات تک مسجد ومدرسہ کی چار دیواری سے بہت کم باہر تشریف لے گئے۔

☆ ۱۹۵۲ء میں آپ نے حضرت لاہوریؒ کو مدرسہ ومسجد میں آنے کی دعوت دی جو کچھ عرصہ بعد یہاں تشریف لائے اور محراب والی جگہ میں دعا فرمائی۔

☆ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۹۰ء تک آپ کا یہ معمول رہا کہ آپ کی مسجد میں آمد پر فجر کی نماز کھڑی ہوتی اور مغرب کی اذان شروع ہوتی، وقت کی پابندی کا یہ بے مثل معیار انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔

☆ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ تقریباً سات ماہ گوجرانوالہ جیل میں قید رہے۔

☆ ۱۹۵۴ء میں آپ نے اپنی پہلی منکوحہ کو بے سروسامانی، عدم وسائل ومکان کی وجہ سے رخصتی سے قبل نصف مہر ادا کر کے آزاد کر دیا تھا، تاکہ وہ بیچاری طویل انتظار میں بیٹھے بیٹھے اپنی زندگی ہی خراب نہ کر لے۔

☆ ۱۹۵۴ء میں آپ کے پیر ومرشد حضرت مدنیؒ نے آپ کے ایک خط کے جواب میں قلب کو جاری کرنے کے پاس انفاس کو کثرت سے کرنے کی تلقین فرمائی۔

☆ ۱۹۵۶ء میں آپ کو خواب میں سیدنا حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی زیارت نصیب ہوئی۔

☆ ۱۹۵۶ء میں آپ نے مدرسہ نصرۃ العلوم میں دورہ حدیث شریف کی کلاس کا اجرا فرمایا۔

☆ ۱۹۵۷ء میں آپ کے استاد اور پیر حضرت مدنیؒ نے خط کے ذریعے آپ کو دلائل الخیرات اور حصن حصین کی اجازت مرحمت فرمائی۔

☆ ۱۹۵۸ء میں آپ نے اسیر مالٹا حضرت مولانا سید عزیز گلؒ سے خط وکتابت فرمائی۔

☆ ۱۹۵۹ء میں آپ نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کی کتاب ''الفقہ الاکبر'' عربی کا ''البیان الازہر'' کے نام سے اردو ترجمہ کیا۔

☆ ۱۹۵۹ء میں صدر ایوب خان کے عائلی قوانین کے خلاف تقاریر کرنے کے جرم میں آپ کے خلاف تین ماہ کے لیے زبان بندی کا آرڈر جاری ہوا۔

☆ ۱۹۶۰ء میں آپ کو خواب میں حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

☆ ۱۹۶۰ء میں آپ نے حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ سے دورہ تفسیر پڑھا اور ان کی دورہ تفسیر کی اردو تقریر عربی میں منتقل کی۔

☆ ۱۹۶۲ء میں آپ نے بحری جہاز سے حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین اور طائف کا سفر کیا، طائف کے سفر میں مولانا قاری اجمل خانؒ بھی ساتھ تھے۔

☆ ۱۹۶۲ء میں آپ نے حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ کی کتاب ''اسرار المحبۃ عربی'' کی تصحیح کی اور اپنے مقدمہ کے ساتھ شائع کرایا۔

☆ ۱۹۶۲ء میں آپ نے محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمیؒ سے طویل خط وکتابت کی۔

☆ ۱۹۶۲ء میں آپ نے شاہ رفیع الدین دہلویؒ کے دس رسائل فارسی کو مجموعہ رسائل حصہ اوّل کے عنوان سے اپنے مقدمہ، تصحیح اور حواشی کے ساتھ شائع کرایا۔

☆ ۱۹۶۳ء میں سوماٹرا انڈونیشیا کے معروف عالم دین شیخ احمد حسن التفاف العلوم نے آپ کو خط لکھا۔

☆ ۱۹۶۳ء میں پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر سر محمد شفیع سے آپ کی خط وکتابت ہوئی۔

☆ ۱۹۶۳ء میں آپ کا عقد نکاح گکھڑ میں حاجی مہر کریم بخشؒ کی صاحبزادی غلام زہرہ سے انہی کے گھر میں ہوا۔

☆ ۱۹۶۳ء میں آپ نے شاہ رفیع الدینؒ کی کتاب ''تفسیر آیت النور عربی'' پر اپنا مقدمہ اور تحقیق کے ساتھ شائع کرایا۔

☆ ۱۹۶۴ء میں آپ کی سب سے بڑی بیٹی میمونہ کی ولادت ہوئی۔

☆ ۱۹۶۴ء میں اپ نے شاہ رفیع الدینؒ کی کتاب تکمیل الاذہان عربی مع رسالہ مقدمۃ العلم عربی کو اپنے مقدمہ، تصحیح اور تقابل کے ساتھ شائع کرایا۔

☆ ۱۹۶۴ء میں آپ نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا رسالہ دانشمندی عربی اپنے مقدمہ اور تصحیح کے ساتھ شائع کرایا۔

☆ ۱۹۶۴ء میں آپ نے اپنے استاد مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کی طرف خط لکھا اور انہوں نے جوابی خط لکھا۔

☆ ۱۹۶۴ء میں آپ نے شاہ ولی اللہؒ کی کتاب ''الطاف القدس فی معرفۃ لطائف النفس'' فارسی کا اردو ترجمہ کیا اور مقدمہ لکھ کر طبع کرایا۔

☆ ۱۹۶۵ء میں پاک بھارت جنگ میں شہری دفاع کے لیے آپ نے اپنے استاد مفتی عبدالواحدؒ کی مشاورت سے رضا کار بھرتی کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔

☆ ۱۹۶۵ء میں علامہ شمس الحق افغانیؒ نے آپ کو ''الطاف القدس'' کی اشاعت پر مبارک باد کا خط لکھا۔

☆ ۱۹۶۶ء میں آپ کا سب سے بڑا بیٹا محمد فیاض خان سواتی پیدا ہوا۔

☆ ۱۹۶۶ء میں آپ نے محکمہ اوقاف کی طرف سے جاری کردہ ایک سوال نامہ کا مفصل دس صفحات میں جواب دیا۔

☆ ۱۹۶۶ء میں آپ نے نماز مسنون خورد کے نام سے ایک مقبول عام کتاب لکھی۔

☆ ۱۹۶۷ء میں آپ نے مولانا حسین علی واں بھچراںؒ کی کتاب ''تحفہ ابراہیمیہ'' فارسی کا ''فیوضات حسینی'' کے نام سے اردو ترجمہ کیا اور اپنے بسیط مقدمہ کے ساتھ شائع کرایا۔

☆ ۱۹۶۸ء میں آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے منعقدہ کانفرنس لاہور میں شرکت کی۔

☆ ۱۹۶۸ء میں آپ کا دوسرا بیٹا محمد ریاض خان سواتی پیدا ہوا۔

☆ ۱۹۶۹ء میں مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے آپ کو خط لکھا جس کا آپ نے عربی میں جواب دیا۔

☆ ۱۹۷۰ء میں آپ کی دوسری بیٹی عاتکہ پیدا ہوائی۔

☆ ۱۹۷۱ء میں آپ نے مولانا احمد دین بگویؒ کی کتاب ''دلیل المشرکین'' عربی کا ایضاح المومنین کے نام سے اردو ترجمہ کیا اور اس پر مقدمہ لکھ کر شائع کرایا۔

☆ ۱۹۷۱ء میں آپ نے شاہ ولی اللہؒ کی کتاب ''العقیدۃ الحسنۃ'' عربی کا اردو ترجمہ کیا اور شائع کرایا۔

☆ ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ میں شہری دفاع کے لیے رضا کار بھرتی کرانے مہم میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔

☆ ۱۹۷۲ء میں آپ نے تعلیم الاطفال اور تعلیم النسواں پرائمری اسکول کا آغاز فرمایا۔

☆ ۱۹۷۲ء میں آپ نے اپنے استاذ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ سے ان کی تفسیر معارف القرآن کے بارے میں خط وکتابت کی۔

☆ ۱۹۷۳ء میں آپ کا تیسرا بیٹا محمد عیاض خان سواتی المعروف جو پیدا ہوا۔

☆ ۱۹۷۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے گوجرانوالہ میں کلیدی کردار ادا کیا۔

☆ ۱۹۷۵ء میں آپ نے شاہ ولی اللہؒ کی ''ولی اللٰہی صرف'' المعروف صرف میر منظوم فارسی کی تشریح کی اور اپنے مقدمے کے ساتھ اسے شائع کرایا۔

☆ ۱۹۷۵ء میں آپ نے مدرسہ نصرۃ العلوم میں تین روزہ کل پاکستان نظام شریعت کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت دی۔

☆ ۱۹۷۵ء میں آپ کو خواب میں حضرت خضرؑ کی زیارت نصیب ہوئی۔

☆ ۱۹۷۵ء میں جب بھٹو کی طرف سے مدرسہ و مسجد کو سرکاری تحویل میں لینے کا نوٹیفکیشن جاری ہوا تو آپ نے برملا قبضہ دینے سے انکار کر دیا۔

☆ ۱۹۷۶ء میں آپ نے ویلور ٹامل ناڈو جنوبی ہند کے مولانا سید شاہ صبغۃ اللہ بختیاری سے خط و کتابت کی۔

☆ ۱۹۷۶ء میں آپ کی تیسری بیٹی راشدہ کی ولادت ہوئی۔

☆ ۱۹۷۶ء میں آپ نے شاہ رفیع الدینؒ کی کتاب ''دمغ الباطل'' فارسی پر پانچ سال صرف کر کے تصحیح و مقدمہ کے ساتھ شائع کرایا۔

☆ ۱۹۷۶ء میں ''دمغ الباطل'' کی اشاعت پر محدث العصر علامہ محمد یوسف بنوریؒ نے آپ کو مبارکباد کا خط لکھا۔

☆ ۱۹۷۶ء میں تحریک جامع مسجد نور مدرسہ نصرۃ العلوم میں تمام اکابرین نے آپ کو گرفتاری نہ دینے کا مشورہ دیا۔

☆ ۱۹۷۶ء میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے آپ کو دو مرتبہ خط لکھا۔

☆ ۱۹۷۶ء میں ''دمغ الباطل'' کی اشاعت پر پروفیسر محمد سرور مرحوم نے آپ کو مبارکباد کا خط لکھا۔

☆ ۱۹۷۶ء کی تحریک جامع مسجد نور میں وزیر اعظم بھٹو آپ کی تقریر وائرلیس پر پرائم منسٹر ہاؤس اسلام آباد میں سنتا تھا۔

☆ ۱۹۷۶ء میں آپ نے علم منطق کی مشہور زمانہ کتاب ''ایساغوجی'' عربی کی شرح بمع مبسوط مقدمہ تالیف فرمائی۔

☆ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰؐ میں آپ نے گوجرانوالہ کے سب سے بڑے جلوس کی قیادت کی اور قرآن کریم اپنے گلے میں لٹکا کر گرفتاری کے لیے بھی اپنے آپ کو پیش کیا لیکن آپ کو گرفتار نہ کیا گیا۔

☆ ۱۹۷۸ء میں آپ کے استاذ حضرت مولانا عبد القدیر کیمبلپوریؒ نے آپ کو خط لکھا۔

☆ ۱۹۷۸ء میں آپ کا چوتھا بیٹا محمد عرباض خان سواتی پیدا ہوا۔

☆ ۱۹۸۰ء میں آپ دار العلوم دیوبند کے صد سالہ اجلاس میں شریک ہوئے اور آپ کو دستار فضیلت بھی حاصل ہوئی اور اسٹیج پر بٹھایا گیا۔

☆ ۱۹۸۱ء میں علالت کی وجہ سے آپ نے رمضان کا مہینہ کوہ مری میں گزارا۔

☆ ۱۹۸۱ء میں آپ کی چوتھی بیٹی رابعہ کی ولادت ہوئی۔

☆ ۱۹۸۱ء میں آپ نے مولانا قاسم نانوتویؒ کی کتاب اجوبۂ اربعین (رد روافض) اردو پر بسیط مقدمہ اور تصحیح کے ساتھ شائع کرایا۔

☆ ۱۹۸۱ء میں آپ کی مشہور زمانہ تفسیر ''معالم العرفان فی دروس القرآن'' کی پہلی جلد شائع ہوئی۔

☆ ۱۹۸۱ء میں ضیاء الحق کے مارشل لاء کے دوران حق گوئی کی پاداش میں آپ کو اشتہاری مجرم قرار دیا گیا، مالی جرمانہ اور تابرخواست عدالت سزا بھی ہوئی۔

☆ ۱۹۸۲ء میں آپ کو خواب میں ابوالبشر حضرت آدمؑ کی زیارت نصیب ہوئی۔

☆ ۱۹۸۲ء میں آپ کی تفسیر ''معالم العرفان فی دروس القرآن'' کا انتیسواں پارہ دو حصوں میں شائع ہوا۔

☆ ۱۹۸۳ء میں آپ کو خواب میں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی زیارت نصیب ہوئی۔

☆ ۱۹۸۳ء میں آپ کی تفسیر ''معالم العرفان فی دروس القرآن'' کا تیسواں پارہ شائع ہوا۔

☆ ۱۹۸۴ء میں آپ کی سب سے چھوٹی اور پانچویں بیٹی لبابہ پیدا ہوئی اور اسی سال وفات پا گئی۔

☆ ۱۹۸۴ء میں حضرت مدنیؒ کی اہلیہ محترمہ، والدہ مولانا محمد ارشد مدنی مدظلہ نے آپ کو ایک خط لکھا۔

☆ ۱۹۸۴ء میں آپ کے مثانے کا بڑا آپریشن ہوا اور آپ جمعہ کی امامت سے معذور ہو گئے۔

☆ ۱۹۸۴ء میں مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر عبداللہ الزائد نے آپ کو خط لکھا اور بعدازاں مدرسہ نصرۃ العلوم کا دورہ بھی کیا۔

☆ ۱۹۸۴ء میں آپ کی تفسیر ''معالم العرفان فی دروس القرآن'' کی دوسری جلد شائع ہوئی۔

☆ ۱۹۸۶ء میں آپ نے نماز مسنون کلاں کے نام سے ایک ضخیم اور عظیم الشان کتاب تصنیف فرمائی۔

☆ ۱۹۸۶ء میں آپ کو خواب میں خلیفہ راشد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت نصیب ہوئی۔

☆ ۱۹۸۶ء میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ خٹک نے نماز مسنون کی اشاعت پر آپ کو مبارکباد کا خط لکھا۔

☆ ۱۹۸۶ء میں مسلم شریف پر مباحث کتاب الایمان مع تسہیل وتوضیح مقدمہ صحیح مسلم نامی کتاب تصنیف فرمائی۔

☆ ۱۹۸۶ء میں آپ کو خواب میں جناب نبی اکرمؐ کی زیارت نصیب ہوئی۔

☆ ۱۹۸۶ء میں آپ کو حضرت خضرؑ کی خواب میں دوبارہ زیارت نصیب ہوئی۔

☆ ۱۹۸۶ء میں آپ نے تعلیم النسواں درس نظامی کا آغاز فرمایا۔

☆ ۱۹۸۷ء میں آپ کو خواب میں ام المومنین حضرت ام سلمہؓ اور ان کے پہلے خاوند ابوسلمہؓ کی زیارت نصیب ہوئی۔

☆ ۱۹۸۷ء میں آپ نے حضرت نانوتویؒ کی کتاب حجۃ الاسلام اردو کو عربی زبان میں منتقل کر کے اس پر مقدمہ لکھ

کر شائع کرایا اور عرب دنیا میں اسے متعارف کرایا۔

☆ ۱۹۸۷ء میں آپ نے مولانا ابوالکلام آزادؒ کی کتاب مبادی تاریخ الفلسفہ اردو کو عربی میں منتقل کر کے اس پر مقدمہ لکھ کر شائع کرایا اور عربوں میں اس کتاب کو متعارف کرایا۔

☆ ۱۹۸۷ء میں آپ نے دار العلوم دیوبند کے مہتمم مولانا قاری مرغوب الرحمٰن مدظلہ کو خط لکھا

☆ ۱۹۸۷ء میں آپ کی تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن کی تیسری جلد شائع ہوئی۔

☆ ۱۹۸۷ء میں آپ کو خواب میں مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی زیارت نصیب ہوئی۔

☆ ۱۹۸۸ء میں آپ کی دائیں آنکھ کا آپریشن ہوا۔

☆ ۱۹۸۸ء میں شیخ سعدیؒ کے عربی و فارسی کلام سے منتخب کلام ''سعدیات'' کے نام سے مقدمہ لکھ کر شائع کرایا۔

☆ ۱۹۸۸ء میں آپ کی تفسیر معالم العرفان فی دروس القران کی چوتھی جلد شائع ہوئی۔

☆ ۱۹۸۸ء میں آپ کو خواب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کی زیارت نصیب ہوئی۔

☆ ۱۹۸۹ء میں آپ کی تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن کی پانچویں اور چھٹی دو جلدیں شائع ہوئیں۔

☆ ۱۹۹۰ء میں آپ کو خواب میں سابقہ انبیاء میں سے ایک نبی کی زیارت نصیب ہوئی۔

☆ ۱۹۹۰ء میں شدید علالت کے باعث مدرسہ کے اہتمام اور فجر کے درس قرآن سے سبک دوشی اختیار فرمالی۔

☆ ۱۹۹۰ء میں آپ نے سپاہ صحابہؓ کی مرکزی قیادت کو مشورہ دیا کہ آپ بھی سیاست میں حصہ لیں۔

☆ ۱۹۹۰ء میں آپ نے حضرت مدنیؒ کے خطبات صدارت کو اپنے ایک تفصیلی مقدمہ اور تصحیح کے ساتھ شائع کرایا۔

☆ ۱۹۹۰ء میں شیخ اسامہ بن لادن نے آپ کو خط لکھا۔

☆ ۱۹۹۰ء میں آپ نے ''مولانا عبیداللہ سندھی کے علوم وافکار'' جیسی بے نظیر کتاب تصنیف فرمائی۔

☆ ۱۹۹۰ء میں آپ کی تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن کی ساتویں اور آٹھویں جلد منصۂ شہود پر آئی۔

☆ ۱۹۹۱ء میں آپ کی تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن کی نویں جلد شائع ہو کر منظر عام پر آئی۔

☆ ۱۹۹۲ء میں آپ کی بائیں آنکھ کا آپریشن ہوا۔

☆ ۱۹۹۲ء میں آپ نے مختصر ترین اور جامع اذکار اور درود شریف کے جامع الفاظ نامی رسالہ تصنیف فرمایا۔

☆ ۱۹۹۲ء میں تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن کی دسویں اور گیارہویں جلد شائع ہو کر منظر عام پر آئی۔

☆ ۱۹۹۳ء میں آپ نے شاہ رفیع الدینؒ کے انیس فارسی و عربی رسائل کو مجموعہ رسائل حصہ دوم کے عنوان سے مقدمہ اور تصحیح کے ساتھ شائع کرایا۔

☆ ۱۹۹۳ء میں آپ کے مختلف عنوانات پر لکھے ہوئے ۳۱ مقالات و مضامین مقالات سواتی حصہ اول کے نام سے

شائع ہوئے۔

☆ ۱۹۹۳ء میں آپ کی دروس الحدیث جلد اوّل مسند احمد کی منتخب احادیث پر شائع ہو کر منظر عام پر آئی۔

☆ ۱۹۹۳ء میں آپ کی تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن کی بارہویں اور تیرہویں جلد شائع ہوئی۔

☆ ۱۹۹۴ء میں آپ کی دروس الحدیث کی دوسری اور تیسری جلد شائع ہوئی۔

☆ ۱۹۹۴ء میں آپ کی تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن کی چودھویں اور پندرھویں جلد شائع ہوئی۔

☆ ۱۹۹۴ء میں اپنے استاذ حضرت درخواستیؒ کی وفات کے بعد جمعیۃ کی دھڑا بندی سے آپ نے بیزاری کا اظہار فرمایا، اور تا دم آخر اس کے اتحاد کی کوشش فرماتے رہے۔

☆ ۱۹۹۵ء میں آپ کی تفسیر معالم العرفان فی درس القرآن کی سولہویں، سترہویں اور اٹھارویں جلد شائع ہوئی۔

☆ ۱۹۹۵ء میں آپ کے خطبات بنام خطبات سواتی کی پہلی اور دوسری جلد شائع ہوئی۔

☆ ۱۹۹۵ء میں آپ کی دروس الحدیث کی چوتھی جلد شائع ہوئی۔

☆ ۱۹۹۵ء میں آپ کی خواہش کے مطابق ماہنامہ نصرت العلوم کا آغاز کیا گیا۔

☆ ۱۹۹۶ء میں آپ کا قرآن مجید کا اردو ترجمہ اور خطبات سواتی کی تیسری جلد شائع ہو کر منظر عام پر آئی۔

☆ ۱۹۹۷ء میں آپ کی تقریر صحیح البخاری ماہنامہ نصرۃ العلوم میں شائع ہونا شروع ہوئی، جو تا حال جاری ہے۔

☆ ۱۹۹۷ء میں خطبات سواتی کی چوتھی جلد اور شرح شمائل ترمذی کی پہلی جلد شائع ہوئی۔

☆ ۱۹۹۷ء میں آپ کے تیسرے بیٹے محمد عیاض خان سواتی مدرسہ کی چھت سے گر کر وفات پا گئے۔

☆ ۱۹۹۸ء میں آپ نے مولانا عبدالغفور حیدری کے ذریعے قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن کو پیغام بھیجا کہ الیکشن کا بائیکاٹ نہ کریں۔

☆ ۱۹۹۸ء میں آپ کی شرح شمائل ترمذی کی دوسری جلد اور شرح ترمذی ابواب البیوع شائع ہوئی۔

☆ ۱۹۹۹ء میں آپ کے خطبات سواتی کی پانچویں جلد شائع ہوئی۔

☆ ۱۹۹۹ء میں آپ نے اپنے آبائی وطن مانسہرہ کا ایک عرصہ دراز کے بعد سفر کیا، اسی سفر میں اٹک اور پشاور بھی گئے۔

☆ ۱۹۹۹ء تک آپ نے تمام صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث اور جملہ علوم و فنون کی بیشتر کتب کئی بار پڑھائیں، اور پورے صحاح ستہ کا اور دیگر کئی کتابوں کا فجر کے درس میں بھی اختتام فرمایا۔

☆ ۱۹۹۹ء میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا قاری مرغوب الرحمٰن مدظلہ نے آپ کو خط لکھا۔

☆ ۱۹۹۹ء تک آپ نے صحیح مسلم شریف مکمل مسلسل پڑھائی اور حجۃ اللہ البالغہ چالیس سال پڑھائی۔

☆ ۲۰۰۰ء میں آپ کے خطبات سواتی کی چھٹی جلد شائع ہو کر منظر عام پر آئی۔
☆ ۲۰۰۱ء میں آپ کی بڑی ہمشیرہ حکیم جان المعروف دڈّے نے لمی ضلع مانسہرہ میں انتقال فرمایا۔
☆ ۲۰۰۱ء میں آپ نے بخاری شریف مکمل پڑھائی۔
☆ ۲۰۰۲ء میں آپ نے آخری بار دورہ حدیث کے طلباء کرام کو مقدمہ صحیح مسلم پڑھایا۔
☆ ۲۰۰۲ء میں آپ نے جامع مسجد نور کی خطابت اور مدرسہ نصرۃ العلوم کی تدریس سے سبکدوشی فرمالی۔
☆ ۲۰۰۳ء میں آپ کئی عوارضات میں مبتلا ہو گئے اور

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

☆ ۲۰۰۴ء میں آپ نے ڈاکٹروں کے مشورہ سے آب وہوا کی تبدیلی کے لیے کراچی کا سفر کیا۔
☆ ۲۰۰۴ء میں جامعۃ الرشید کراچی میں ایک طویل نشست میں علماء وطلباء کے سوالات کے جوابات دیے۔
☆ ۲۰۰۵ء میں شاہ ولی اللہؒ کی کتاب الفوز الکبیر فی اصول التفسیر عربی کی شرح آپ نے عون الخبیر کے نام سے تحریر فرمائی۔
☆ ۲۰۰۵ء میں آپ نے شدید علالت کے باوجود شیخ الاسلام سیمینار بہاولپور میں شرکت کی اور خطاب بھی فرمایا۔
☆ ۲۰۰۶ء میں آپ صاحب فراش ہو گئے اور عوارضات بڑھتے ہی گئے۔
☆ ۲۰۰۷ء میں آپ کی زندگی میں آپ کی آخری کتاب الاکابر شائع ہوئی۔
☆ ۲۰۰۸ء ۶ اپریل بروز اتوار صبح پونے دس بجے طویل علالت اور ڈیڑھ ماہ کی نیم بے ہوشی کے بعد آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تین دن تک آپ کی قبر کی مٹی سے خوشبو مہکتی رہی۔

خالی ہے میکدہ خم و ساغر اداس ہیں
تم کیا گئے ٹوٹ گئے دن بہار کے

☆☆☆

تصوف کی مہک

مجھے توکل چار چیزوں سے حاصل ہوا: اول: میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں کہ میری روزی اللہ کے سوا اور کسی کے ہاتھ میں نہیں، چنانچہ میں اس کی فکر میں دبلا نہیں ہوتا۔ دوم: مجھے خبر ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی میرا کام نہیں کرتا، چنانچہ میں اپنا فرض انجام دے دیتا ہوں۔ سوم: میں جانتا ہوں موت کا فرشتہ ایک روز آنے والا ہے، چنانچہ میں ہر وقت اس کے لیے تیار رہتا ہوں اور اپنا کام مستعدی کے ساتھ انجام دیتا ہوں۔ چہارم: میں اپنے آپ کو ہر وقت اپنے رب کے سامنے کھڑا پاتا ہوں، چنانچہ کوئی غلط کام کرنے لگتا ہوں تو مجھے شرم آجاتی ہے۔ (حاتم اصمؒ)